بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

اہل حدیث کی "نشأۃِ ثانیہ"

ع اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے!

جمہوریت، جمہوریت، جمہوریت، ہر سُو اک شور برپا ہے۔ لیکن تجربہ شاہد ہے کہ "آزادی کی یہ نیلم پری۔ جمہوریت" جہاں بھی تشریف لے جاتی ہے، عوام الناس کی زندگیاں غیر محفوظ ہو جاتیں اور امن و امان کے سنگین مسائل اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ —— فلپائن کے جمہوری تماشوں کے بعد بنگلہ دیش کے حالات پر اک نگاہ دوڑائیے! اخبارات کے ذریعے، بنگلہ دیش کے حالیہ انتخابات میں سینکڑوں افراد کے زخمی ہونے کے علاوہ ۶۲ سے زیادہ افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے، جو اس مکارانہ نظامِ سیاست اور "چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر" کی مصداق مغربی جمہوریت کی ادنیٰ "کرم فرمائی" ہے —— لیکن نام لیواؤں اور مریدانِ باصفا نے اس کے نام کے وظیفے کچھ اس کثرت سے پڑھے اور اس کے مزعومہ فوائد کا وہ ڈھنڈورا پیٹا ہے کہ بعض حاملینِ کتاب و سنّت کو بھی اب اسلام میں جمہوریت نظر آنے لگی ہے اور وہ کتاب و سنّت سے اس کے لیے دلائل فراہم کرنے لگے ہیں —— ارشاد ہوتا ہے:

"جمہوریت جبر و اکراہ کے خاتمے کا نام ہے اور یہی دراصل اسلام ہے!" ——

دلیل یہ کہ:

"لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ —— اسلام میں آمریت نہیں جمہوریت ہے!"

—— سبحان اللہ، لیکن سنّت نے ہمیں یہ بھی بتلایا ہے کہ:

"مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔"

"جس نے قرآن کی تفسیر بالرّائے کی، اسے چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں

بنالے !" ـــــ العیاذ باللہ!

ـــــ تمام مفسرین نے " لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ " کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ آپ کسی کافر کو زبردستی مسلمان نہیں بنا سکتے ۔ کیونکہ اعتقاد کا تعلق دل سے ہے اور دل پر جبر و اکراہ نہیں ہو سکتا ـــــ تاہم جبر و اکراہ کی یہ نفی حلقۂ اسلام میں داخل ہونے تک کے لیے ہے ۔ لیکن جب کوئی شخص حلقۂ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے تو اس پر ایک عظیم ذمہ داری عائد ہو جاتی ہے ، جس سے اگر وہ اعلانیہ فرار حاصل کرنے کی کوشش کرے تو شریعت کی نگاہ میں مرتد قرار پاتا ہے ۔ اور مرتد کی سزا اسلام میں قتل ہے ـــــ پھر جمہوریت کہاں گئی ؟ ـــــ جمہوریت میں اظہار و آزادئ رائے ہر شخص کا جمہوری حق ہے وہ چاہے جس چیز کا اقرار کرے اور چاہے تو اسلام ہی کا انکار کر دے ، پھر آپ اسے پوچھنے والے کون ہوتے ہیں ؟ چنانچہ آپ کے نزدیک " لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ " کا اگر یہی مفہوم ہے تو پھر واقعی " جمہوریت ہی دراصل اسلام ہے !" ـــ اس صورت میں مرتد کی سزا قتل بھی شاید اسلام میں نہ ہو گی ۔ لیکن اگر یہ غلط ہے اور اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے تو پھر یہ تسلیم کیجئے کہ اسلام اسلام ہے اور جمہوریت جمہوریت ! ـــــ یہی بات قرآن مجید نے اس مقام پر بیان فرمائی ہے :

" لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ـــــ الآية !"

کہ " دین میں (قبول کر لینے کی حد تک) جبر و اکراہ نہیں ۔ بیشک ہدایت ، گمراہی سے ممتاز ہو چکی ۔ چنانچہ جو کوئی طاغوت سے کفر کرے اور اللہ کے ساتھ ایمان لائے تو اس نے ایک ایسی مضبوط رسی کو تھام لیا جو ٹوٹ نہیں سکتی !"

معلوم ہوا کہ اسلام ہی ہدایت ہے اور باقی سب گمراہی ! ـــــ اور اس دینِ اسلام کو ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ پر ایمان لایا جائے اور اسی کو اپنا حاکم تسلیم کیا جائے ـــــ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ـــــ جبکہ طاغوت سے کفر کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی حاکمیت تسلیم نہ کی جائے ، نہ اعتقاداً نہ عملاً ـــــ جمہوریت چونکہ عوام کی حاکمیت کی قائل ہے ، اس لیے یہ طاغوت ہے ۔ اور یہیں مغربی جمہوریت کے اس بت کو

پاش پاش کر کے خالص اسلام کو بحیثیتِ دین قبول کرتا ہو گا، جو ہر لحاظ سے ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، جس کا اپنا ایک مخصوص مزاج ہے اور جو کسی دوسرے ازم کے ساتھ مل کر چل ہی نہیں سکتا —— جن لوگوں کو اسلام میں آزادیٔ رائے سے 'جمہوریت' اور اس کی مرکزیت سے آمریت کا واہمہ ہوا ہے وہ دراصل اسلام کو سمجھے ہی نہیں —— اسی بات کو اقبالؔ نے یوں بیان کیا تھا

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی ﷺ

—— دینِ اسلام ایک مضبوط رسی ہے اور اسلام نے گروہ بندی کو مشرکین کا شیوہ تبلایا ہے۔ جبکہ جمہوریت ایک شیطانی چال ہے اور اس کی گاڑی انتشار و افتراق کے بغیر چل ہی نہیں سکتی —— یوں اس پوری آیت سے مروجہ جمہوریت کی نفی ہو جاتی ہے۔ جبکہ بعض "قائدینِ اہلحدیث" اہلحدیث کی نشأۃِ ثانیہ کے لیے انہیں جمہوریت پر ایمان لانے کی دعوت دے رہے ہیں۔ جس پر یہی کہا جا سکتا ہے کہ ؏

پاسباں مل گئے کعبے سے صنم خانے کو

—— وَإِلَى اللّٰهِ الْمُشْتَكٰى !

مزید ارشاد ہوتا ہے:

"اسلام دراصل جمہوری دین ہے، سب سے زیادہ جمہوریت والا دین اسلام ہی ہے کہ جمہوریت، آزادیٔ رائے، حکمرانوں کو ٹوکنے، برائیوں کو روکنے اور حق کو سرِعام کہنے کا نام ہے!"

آج تک ہم یہی سمجھتے چلے آ رہے ہیں کہ اہلحدیث صرف کتاب و سنت کی بات کرتے ہیں۔ لیکن خط کشیدہ دو جملے نہ تو کسی قرآنی آیت کا ترجمہ ہیں اور نہ ہی کسی فرمانِ رسول ﷺ کا! —— بایں ہمہ اگر یہ موقف اہلحدیث کے سٹیج سے پیش کیا گیا ہے اور سننے والوں میں اہل حدیث عوام کے علاوہ اہلحدیث علماء بھی تھے، تو یہ وہ جمہوریت تو نہیں کہ "حق کو برسرِعام کہنا، حکمرانوں کو ٹوکنا اور آزادیٔ رائے" جس کا نام ہے۔ بلکہ یہ تو وہ بدترین آمریت ہے کہ ایک غلط بات کو سن کر وہ اس کے قائل کو برسرِعام ٹوک نہ سکے اور یہ تک نہ کہہ سکے کہ:

"إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ - الآية!"

"دین تو اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے (اسلام اور جمہوریت کا ملغوبہ نہیں) چنانچہ جو کوئی بھی اسلام کے علاوہ (ایسا) دین ڈھونڈے تو یہ اس سے ہرگز ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا!"

نیز یہ کہ:

"الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا"

"آج کے دن میں نے تمہارا دین تمہارے لیے مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمتوں کا اتمام کر دیا اور میں نے تمہارے لیے اسلام ہی کو بطورِ دین پسند فرما لیا ہے!"

—— اسلام بجائے خود دینِ کامل ہے۔ اور یہ اپنی تکمیل میں کسی بھی دوسرے نظام کا محتاج نہیں —— پھر آخر "صرف اسلام" میں آپ کو کونسی کمی نظر آئی ہے کہ آپ اسے جمہوریت کی چوکھٹ پر سجدہ ریز کئے دیتے ہیں؟ —— "آزادیٔ رائے اور حکمرانوں کو سرِعام ٹوکنا، برائیوں سے روکنا" جمہوری روایات نہیں، بلکہ "موافقت برائے موافقت، مخالفت برائے مخالفت اور نیکی اور بدی کو اکثریت و اقلیت کے پیمانوں سے ماپنا" جمہوری روایات ہیں —— جبکہ آزادیٔ رائے اور حکمرانوں کو ٹوکنا اسلام کی وہ رخشندہ روایات ہیں کہ جنہوں نے ایک بڑھیا کو فاروقِ اعظمؓ ایسے بطلِ جلیل کو بھی سرِعام ٹوکنے کا حوصلہ عطا فرمایا تھا —— "كَلِمَةُ حَقٍّ عِندَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ" بھی جمہوری نعرہ نہیں، اسلام کا سنہری اصول ہے —— "وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ" بھی قرآن کی آیت ہے، کسی مغربی مفکر کا مقولہ نہیں —— پھر آپ نے اسلام کی ان تمام تر خوبیوں کو جمہوریت کے پلڑے میں کیوں ڈال دیا ہے؟

—— اسلام نے "قَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ" کا اعلان کر کے جمہوریت سے اپنے تئیں ممتاز قرار دے دیا ہے کہ یہاں حق صرف حق ہے خواہ

کہنے والا اکیلا ہی کیوں نہ ہو۔ اور باطل باطل ہے، خواہ اکثریت ہی اس کی قائل کیوں نہ ہو جائے جبکہ جمہوریت میں دس اس لیے سچے ہیں کہ وہ تعداد میں دس ہیں۔ اور نو اس لیے جھوٹے ہیں کہ وہ تعداد میں نو ہیں —— پھر یہ کثرت و قلت کا فلسفہ بھی ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ —— اکثریت تو صرف وہ ہے، جو دس اور نو کے درمیان واقع ہے۔ باقی باہم برابر ہیں۔ —— یہیں سے "منتخب نمائندگی" کا مسئلہ بھی "حل" ہو جاتا ہے کہ آپ دس کے نمائندے تو ہیں، نو کے نمائندے نہیں —— وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس —— بیس ہزار کی آبادی میں سے آپ ۱۰۰۰۱ کے نمائندے تو ہیں، باقی ۹۹۹۹ کس سے جا کر فریاد کریں؟ —— خدارا بتلایئے کہ اسلام کیا اسی ظلم و ستم اور ناانصافی کا نام ہے؟ —— حال ہی میں بنگلہ دیش میں جو کچھ ہوا ہے، کیا یہ سب اسلام کی مہربانیاں ہیں؟ اور اگر نہیں تو آپ نے اسلام کو "جمہوری دین اور سب سے زیادہ جمہوریت والا دین" کیونکر قرار دے دیا ہے؟

—— لیکن یہ شاید اہلحدیث کی "نشاۃ ثانیہ" کا تقاضا ہے کہ اہلحدیث عوام کے علاوہ اہلحدیث علماء بھی اپنے اسلاف کی "حق کہنے اور حق سننے" کی تابندہ روایات کو فراموش کر بیٹھیں، اپنے فکر و نظر کی بلندیوں کو سیاست کی سستی شہرت کی بھینٹ چڑھا ڈالیں —— "قَالَ اللّٰہُ وَقَالَ الرَّسُوْلُ" کے ہوتے ہوئے ائمہ دین کی بات کو حجت تسلیم نہ کرنے والے اپنے قائد کی بے دلیل بات کو مان لیں، محض رواداری کی خاطر اپنی دینی غیرت و حمیت کھو بیٹھیں اور "محدثات الامور" کو بدعت کہنے والے اب خالص اسلام کی بجائے اسلام + جمہوریت کو بطورِ دین پیش ہوتا سنیں، لیکن مہر بلب رہیں۔ گویا اسلام اور صرف اسلام کے کافی ہونے پر اب انہیں اطمینان باقی نہیں رہا —— کیا فرماتے ہیں علمائے شریعت اور مفتیان و حامیانِ دینِ متین کہ اگر اذان سے قبل درود و سلام پڑھنا بدعت ہے کہ یہ دین میں اضافہ ہے تو اسلام میں پورے نظامِ جمہوریت کو داخل کر دینے کے متعلق آپ کا فتویٰ کیا ہے؟ —— کیا آئندہ بھی آپ یہی مسئلہ سٹیجوں پر بیان کر سکیں گے؟ —— اور اگر نہیں، کہ مخالفین آپ کو آڑے ہاتھوں لیں گے، تو یہ اہلحدیث کی نشاۃ ثانیہ تو نہیں، اہلحدیث کی بدترین موت ہے!

لہٰذا ہم ان مدعیانِ قیادت سے بصد ادب و احترام یہ اپیل کریں گے کہ اگر انہیں سیاست ہی کرنی ہے تو بصد شوق کریں —— تاہم مسلک اہلحدیث کو ان جمہوری کرمفرمائیوں سے

معاف ہی رکھیں۔کیونکہ "نشأۃ ثانیہ" کے پردے میں کم از کم آپ کے ہاتھوں اس کا قتل ہمیں منظور نہیں۔ ورنہ لوگ یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ

؎ دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ——— وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ !

(اکرام اللہ ساجد)

شعر و ادب

مولانا عبدالرحمٰن عاجزؔ مالیر کوٹلوی

وہ کیوں نہ مستِ بادہ و جام و سبو رہے

ہے آرزو یہی کہ یہی آرزو رہے
میں تیرے روبرو تو مرے روبرو رہے

جب تک مرے بدن میں ذرا بھی لہو رہے
لب پر ترا ہی ذکر تری آرزو رہے

دریا ہو، کوہسار ہو، صحرا ہو، باغ ہو
ہر گام ہر جگہ ہی تری جستجو رہے

اس کو بھلا تمہاری محبت سے واسطہ؟
جو غرقِ رقص و بادہ و جام و سبو رہے

ہم جا رہے ہیں تشنہ لب و تشنہ کام ہی
حالانکہ ایک عمر لبِ آبِ جُو رہے

ہر ایک جستجو سے یہ بہتر ہے جستجو
اپنے عیوب کی جو تجھے جستجو رہے

شادی ہو یا غمی ہو فراخی کہ مفلسی
مومن کی یہ صفت ہے کہ وہ خندہ رُو رہے

اِترا ضرور شوق سے اپنے شباب پر
پیری کے وقت بھی تو اگر خوبرو رہے

جس کا یقیں نہیں ہے عذاب و ثواب پر
وہ کیوں نہ مستِ بادہ و جام و سبو رہے

عاجزؔ وہ پھول زینتِ داماں بنے گا کیا
جس میں کہ چار دن نہ کبھی رنگ و بُو رہے

نکالتے ہیں جو بے پردہ نازنینوں کو
دکھا رہے ہیں تماشہ تماش بینوں کو